سورة الاعراف

آیات ٦٥ - ٧٢

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ
﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ
الْكٰذِبِیْنَ ﴿٦٦﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٧﴾
اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ ؕ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ
زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ
اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ
﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْۤ اَسْمَآءٍ
سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ
الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿٧١﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا
وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿٧٢﴾ ع

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمۡ ھُوۡدًا ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِہٖۤ

وَاِلٰی عَادٍ - اور قوم عاد کی طرف (ہم بھیج چکے ہیں)

اَخَاھُمۡ ھُوۡدًا - ان کے بھائی ہود کو

اَخَا - بھائی

قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ -انہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو

مَا لَکُمۡ - نہیں ہے تمہارے لیے

مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ - کوئی بھی اِلٰہ اس کے علاوہ

اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ -تو کیا تم ڈرتے نہیں ہو

قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ - کہا سرداروں نے جنہوں نے

مَلَاَ - سردار

کَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِہٖۤ - کفر کیا ان کی قوم میں سے

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾

اِنَّا لَنَرٰىكَ - بیشک ہم ضرور دیکھتے ہیں تم کو

رَأَى يَرَى ، رُؤيةً - دیکھنا

فِیْ سَفَاهَةٍ - بے عقلی میں

سَفِهَ يَسْفَهُ ، سَفَهاً - بے عقل ہونا، بے وقوف ہونا

سَفَاهَة - بے عقلی

وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ - اور بیشک ہم ضرور سمجھتے ہیں تم کو

ظَنّ - خیال کرنا، گمان کرنا

کسی چیز کی علامات سے جو نتیجہ حاصل ہوتا ہے وہ ظن ہے

مِنَ الْكٰذِبِیْنَ - جھوٹوں میں سے

قَالَ یٰقَوْمِ - انہوں نے کہا اے میری قوم

لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ - نہیں ہے مجھ میں کوئی بے عقلی

وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ - اور لیکن میں تو ایک رسول ہوں

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ - تمام جہانوں کے رب (کی طرف) سے

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٦٥﴾ قَالَ
الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يَٰقَوْمِ
لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٧﴾

اور عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا اس نے کہا "اے برادران قوم، اللہ کی بندگی کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے پھر کیا تم غلط روی سے پرہیز نہ کرو گے؟ اس کی قوم کے سرداروں نے، جو اس کی بات ماننے سے انکار کر رہے تھے، جواب میں کہا "ہم تو تمہیں بے عقلی میں مبتلا سمجھتے ہیں اور ہمیں گمان ہے کہ تم جھوٹے ہو" اس نے کہا "اے برادران قوم، میں بے عقلی میں مبتلا نہیں ہوں بلکہ میں رب العالمین کا رسول ہوں

And to 'Ad, We sent forth their brother Hud. He said: '0 my people! Serve Allah; you have no other god than Him. Will you, then, not avoid evil? The unbelievers among the leading men of his people said: 'Indeed we see you in folly, and consider you to be liars. He said: '0 my people! There is no folly in me; rather I am a Messenger from the Lord of the universe.

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖۤ اِنَّا لَـنَرٰٮكَ فِىۡ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَـنَظُنُّكَ مِنَ الۡـكٰذِبِيۡنَ

قومِ عاد کی سرگذشت سے استشہاد

- قومِ عاد عربوں کی قدیم ترین قوم ۔ سام بن نوحؑ کی نسل کی یہ قوم ایک صاحبِ قوت واقتدار قوم تھی، یہ عرب سے باہر نکل کر شام ، مصراور بابل کی طرف بڑھے اور وہاں زبردست حکومتوں کی بنیادیں قائم کیں۔
- قدیم یورپی مؤرخین کا ان کو ایک فرضی قوم کہنا تاریخی طور پر غلط ہے
- عرب ان باشندوں کو امم بائدہ (ہلاک ہو جانے والی قومیں) یا عرب عاربہ (خالص عرب) اور ان کی مختلف جماعتوں کے افراد کو عاد، ثمود، طسم اور جدیس کہتے ہیں، مستشرقین ان کو (امم سامیہ Semitic nations) نام رکھتے ہیں، قرآن مجید نے ان کو عادِ اولیٰ کہا ہے (اور اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عرب کی قدیم قوم بنو سام اور عاد اولیٰ ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں)، قرآن میں انہیں عادِ ارم بھی کہا ہے
- مؤرخین کے نزدیک عاد کا زمانہ تقریباً تین ہزار سال قبل مسیح ہے اور قرآن مجید میں عاد کو "مِنۡ م بَعۡدِ قَوۡمِ نُوۡحٍ" کہہ کر قوم نوح کے خلفاء میں سے شمار کیا ہے۔
- قرآن کی رو سے اس قوم کا اصل مسکن احقاف کا علاقہ تھا جو حجاز، یمن اور یمامہ کے درمیان الرّبع الخالی (صحرا) کے جنوب مغرب میں واقع ہے، مگر آج یہاں ریت کے ٹیلوں کے سوا کچھ نہیں ہے، بعض مورخین کہتے ہیں کہ ان کی آبادی عرب کے سب سے بہترین حصہ حضرموت اور یمن میں خلیج فارس کے سواحل سے حدود عراق تک وسیع تھی اور یمن ان کا دارالحکومت تھا

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ

- تاریخی حیثیت سے اس قوم کے آثار دنیا سے تقریباً ناپید ہو چکے ہیں، لیکن جنوبی عرب میں کہیں کہیں کچھ پرانے کھنڈر موجود ہیں جنہیں عاد کی طرف نسبت دی جاتی ہے حضرموت میں ایک مقام پر حضرت ہود علیہ السلام کی قبر بھی مشہور ہے۔
- عاد بت پرست تھے اور اپنے پیشرو قوم نوح (علیہ السلام) کی طرح صنم پرستی اور صنم تراشی میں ماہر تھے، قدیم کے بعض ماہرین کہتے ہیں کہ ان کے معبودان باطل بھی قوم نوح (علیہ السلام) کی طرح وَد، سُواع، یغوث، یعوق اور نسر ہی تھے
- قرآنی آیات کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ عاد غیر معمولی طور پر قوی ہیکل تھے جس کسی پر گرفت کرتے بڑی سخت کرتے اپنی اس طاقت کا ان میں زعم بے جا پیدا ہو گیا تھا۔ بڑے خوشحال اور متمدن تھے فن تعمیر میں انھیں بڑی دسترس حاصل تھی، وہ نہ صرف بڑی شان و شوکت کے محل اور قلعے تعمیر کرتے تھے بلکہ جابجا پہاڑی دروں میں یا بلند ٹیلوں پر محض تفریح طبع یا خوش مذاقی کے نقطہ نظر سے یادگار عمارتیں بناتے
- قوم عاد نے اپنی مملکت کی سطوت و جبروت اور جسمانی قوت کے غرور میں خدائے واحد کو بالکل بھلا دیا تھا
- اللہ تعالیٰ نے انہی میں سے ایک پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا (آیت کریمہ میں انہیں عاد کا بھائی کہا گیا یعنی کہ ہود کوئی باہر کے آدمی نہیں تھے بلکہ وہ قوم عاد ہی کی برادری کے ایک فرد تھے)

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾

اطلس القرآن

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾

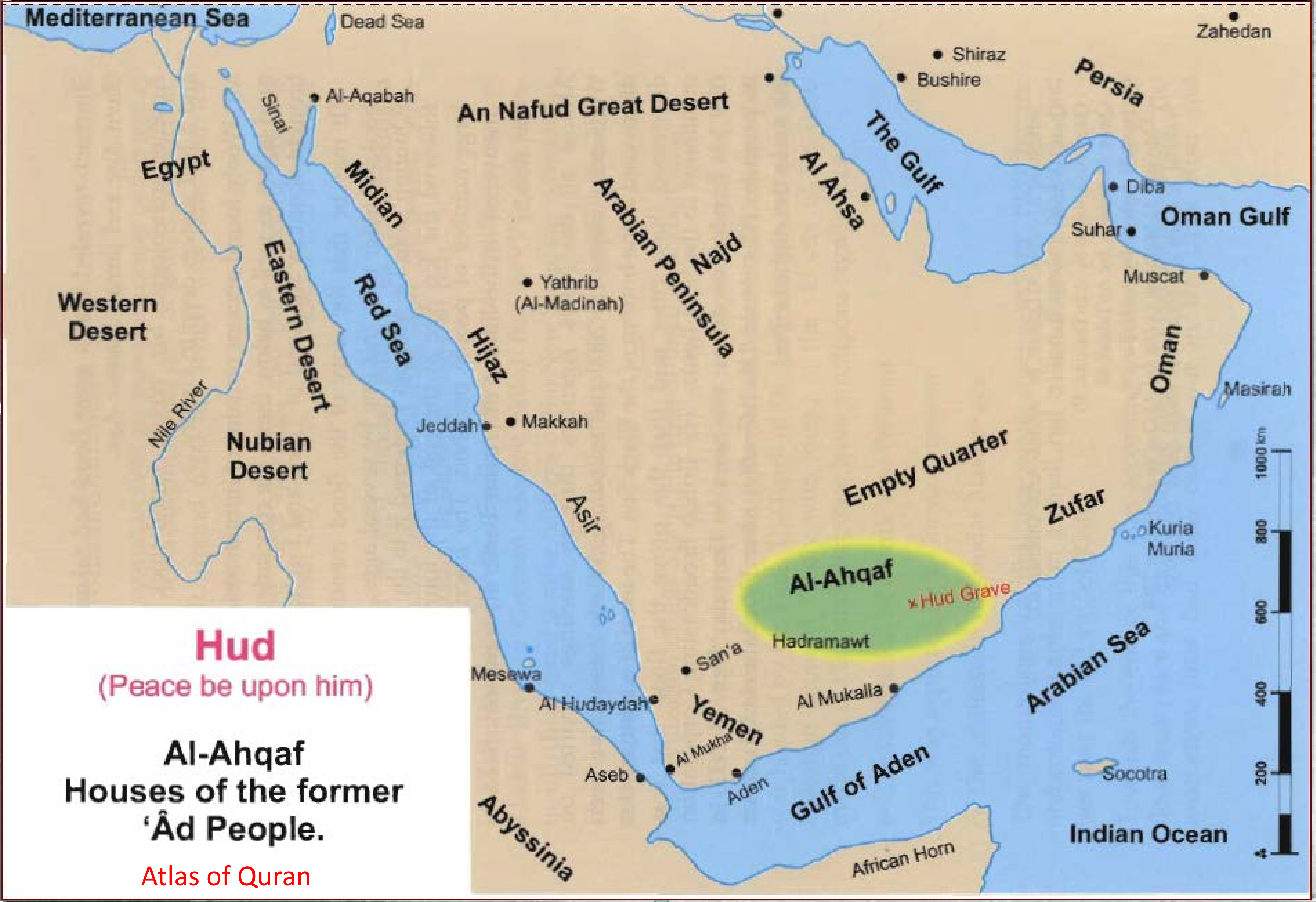

Hud

(Peace be upon him)

Al-Ahqaf

Houses of the former ‘Âd People.

Atlas of Quran

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖۤ اِنَّا لَنَرٰىکَ فِیْ سَفَاھَۃٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّکَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ

حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت

- ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے وہی دعوت پیش کی جو حضرت نوح علیہ السلام اور باقی انبیاء ورسل پیش کرتے رہے آپؑ نے فرمایا کہ اے برادران قوم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی اور معبود نہیں۔ یادرکھو! یہی دعوت اور یہی کلمہ انسان کی دنیوی اور اخروی فلاح کی کلید ہے اور اسی کو چھوڑ دینے کا نتیجہ دنیا میں عذاب کی صورت میں اور آخرت میں دائمی عذاب کی صورت میں نکل سکتا ہے
- اللہ کو آقا مانو اور یہ یقین جانو کہ اس کے سوا تمہارا کوئی آقا، کوئی مالک اور کوئی حاکم حقیقی نہیں۔ اسی کی بندگی اور اطاعت میں زندگی گزارنے کا عہد کرلو اور پھر اس عہد کی تعمیل میں جت جاؤ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ باقی کائنات کی طرح تمہاری زندگی بھی آسودہ ہو جائے گی۔ اس دنیا میں بھی تمہیں فلاح و کامرانی سے نوازا جائے گا اور آخرت میں فرشتے تمہارا استقبال کریں گے اور اللہ کی بے پایاں اور دائمی نعمتیں تمہارا مقدر ہوں گی
- تم اپنے خالق و مالک کی اطاعت اور فرمان برداری کی بجائے اس کی نافرمانی کا فیصلہ کرتے ہو اور بجائے اس کی اطاعت کرنے کے تم اپنے نفس اور اپنی خواہشات کی اطاعت میں زندگی گزارتے ہو تو پھر یادرکھو اللہ تعالیٰ اپنی زمین پر رہنے والی اپنی مخلوق کو زیادہ دیر تک بغاوت کی اجازت نہیں دے سکتا۔ وہ تمہیں سمجھانے اور وارننگ دینے کے لیے اپنے نبی اور رسول بھیجتا ہے لیکن جب اتمام حجت ہو جانے کے بعد بھی تم اپنا رویہ نہیں بدلتے ہو تو بالآخر اس کا عذاب کمر توڑ کے رکھ دیتا ہے

أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا

أُبَلِّغُكُمْ - میں پہنچاتا ہوں تم لوگوں کو

بَلَّغَ يُبَلِّغُ ، تَبْلِيْغًا- پہنچانا (١١)

رِسٰلٰتِ رَبِّيْ - اپنے رب کے پیغامات

وَاَنَا لَكُمْ - اور میں تمہارے لیے

نَاصِحٌ اَمِيْنٌ - ایک دیانتدار خیر خواہ ہوں

نَاصِح - خیر خواہ

اَمِين - امانتدار

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ -اور کیا تمہیں عجیب لگا کہ آئی تمہارے پاس

ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ - ایک یاد دہانی تمہارے رب (کی طرف) سے

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ - ایک شخص پر تم میں سے

لِيُنْذِرَكُمْ - تاکہ وہ خبردار کرے تم کو

أنذرَ يُنْذِرُ ، إنْذارًا - خبردار کرنا

وَاذْكُرُوْٓا - اور یاد کرو

اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِى الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾

اِذْ جَعَلَكُمْ - جب اس نے بنایا تمھیں

خُلَفَآءَ - جانشین

مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ - نوح کی قوم کے بعد سے

وَّزَادَكُمْ - اور زیادہ کیا تمھیں

زَادَ يَزِيدُ ، زِيادَةً - زیادہ کرنا (IV)

فِى الْخَلْقِ - مخلوق میں

بَصْۜطَةً - بلحاظ کشادگی کے

(ب س ط) بَسَطَ يَبْسُطُ ، بَسْطًا - کسی چیز کو پھیلانا، کشادہ کرنا

عربی قاعدہ- اگر ط سے پہلے س آجائے تو اسے ص لکھنا جائز ہے مگر اسے پڑھا س ہی جائے گا (بِمُصَيْطِرٍ، بَصطَة)

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ - پس یاد کرو اللہ کی مہربانیوں کو

اٰلَآءَ - نعمتیں، عجائب، کمالات، اوصافِ حمیدہ

اٰلَآءَ - اِلىٌ - کی جمع ہے

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ - شائد تم لوگ فلاح پاؤ

أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ
لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ
اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾

میں تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں، اور تمہارا ایسا خیر خواہ ہوں جس پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ تمہارے پاس خود تمہاری اپنی قوم کے ایک آدمی کے ذریعہ سے تمہارے رب کی یاد دہانی آئی تاکہ وہ تمھیں خبردار کرے؟ بھول نہ جاؤ کہ تمہارے رب نے نوحؑ کی قوم کے بعد تم کو اُس کا جانشین بنایا اور تمہیں خوب تنومند کیا، پس اللہ کی قدرت کے کرشموں کو یاد رکھو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے

I convey to you the messages of my Lord, and I give you sincere advice. Do you wonder that an exhortation should come to you from your Lord through a man from amongst yourselves that he may warn you? And do call to mind when He made you successors after the people of Noah and amply increased you in stature. Remember then the wondrous bounties of Allah, that you may prosper.

أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝٦٨ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ
زَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٦٩

ہود علیہ السلام اور ان کی قوم کا مکالمہ

- قومِ عاد کی اکثریت نے ہود علیہ السلام کی رسالت سے انکار کرتے ہوئے آپ کے مقابلے میں محاذ قائم کرلیا
- قوم ہود کے کفر پیشہ سرداروں نے آپ علیہ السلام پر حماقت اور دروغ گوئی کا بہتان باندھا۔ان کی نظر میں شرک سے پاک توحیدی فکر، احمقانہ اور نامعقول تھی۔
- حضرت ہود علیہ السلام نے ایک محبت آمیز جواب کے ذریعے رسالت کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے آپ کو ہر طرح کی حماقت اور دروغ گوئی سے مبّرا قرار دیا

(مبلغین دین کو لوگوں کا ہمدرد اور معارف الٰہی کی تبلیغ میں صابر ہونا چاہیئے اور ناروا تہمتوں کے مقابلے میں اپنا دفاع کرنا چاہیئے)

- حضرت ہود علیہ السلام نے قوم عاد کے جواب میں اپنے آپ کو پیغامِ الٰہی کا مبلّغ، لوگوں کا خیر خواہ اور ایک امین اور قابل اطمینان فرد کہا (تمام انبیاء علیہ السلام نے اپنے گفتار و کردار کی سچائی کو لوگوں کے سامنے پیش کیا)
- قوم ہود کی نظر میں رسالت کیلیئے کسی بشر کی بعثت ایک عجیب اور نامعقول چیز تھی، مشرکین مکہ سمیت ہر دور میں لوگ بشر کی رسالت پر تعجب اور انکار کرتے رہے ہیں)
- آپؑ نے قوم کو کہا کہ تم اپنے اوپر خدا کی نعمتوں اور اس کے احسانات کو دیکھو اور انہیں یاد رکھو اور یہ نہ بھولو کہ وہ تم سے یہ نعمتیں چھین لینے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا - ان لوگوں نے کہا کیا تم آئے ہمارے پاس

جَاءَ يَجِيءُ ، مَجِيْئاً - آنا

لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ - کہ ہم بندگی کریں ایک اکیلے اللہ کی

وَنَذَرَ - اور (یہ) کہ ہم چھوڑدیں

وَذَرَ يَذَرُ ، وَذْرًا - چھوڑنا

مَا كَانَ يَعْبُدُ - اس کو جس کی بندگی کرتے تھے

اٰبَآؤُنَا - ہمارے آباؤ اجداد

فَاْتِنَا بِمَا - پس تو لے آ اس کو جس کا

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيَانًا آنا، لے آنا

تَعِدُنَآ - تو وعدہ کرتا ہے ہم سے

وَعَدَ يَعِدُ ، وَعْدًا - وعدہ کرنا

اِنْ كُنْتَ - اگر تو ہے

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ - سچوں میں سے

قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٧٠

انہوں نے جواب دیا "کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہم اکیلے اللہ ہی کی عبادت کریں اور اُنہیں چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں؟ اچھا تو لے آ وہ عذاب جس کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے اگر تو سچا ہے"

They said: 'Have you come to us that we should worship none other than Allah and forsake all whom our forefathers were wont to worship? Then bring upon us the scourge with which you have threatened us if you are truthful?

محمد اقبال

قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۝

قوم کا جواب اور ان کے استدلال کی حقیقت

- حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کی نعمتوں اور احسانات کے حوالے سے شکراور اطاعت کی دعوت دی لیکن قومیں جب بگڑتی ہیں تو ان کی محرومیاں بڑی شدید ہوتی ہیں اس قوم نے بھی نصیحت اختیار کرنے کی بجائے ہٹ دھرمی کا راستہ اختیار کیا
- قومِ نوح کی طرح یہ بھی وہ قوم تھی جو اللہ کی منکر نہ تھی اور نہ اسے اللہ کی عبادت سے انکار تھا۔ان کی اصل بیماری شرک کی بیماری تھی، زندگی کو مختلف حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا اور ہر حصے کو کسی خود ساختہ خدائی کے تحت کر رکھا تھا اور اس کا جواز یہ پیش کرتے کہ یہ تو باپ دادا کے زمانے سے چلا آرہا ہے بھلا اس کو کیسے چھوڑ دیں ، اپنے سارے خداؤں کو ٹھکرا کر صرف ایک اللہ کو کیسے اپنا معبود بنا لیں؟
- اَجِئْتَنَا میں قوم کا غصہ اور طنز دونوں پوشید ہیں۔ کہ تم رسالت کے مدعی ہو کر اس لیے تشریف لائے ہو کہ ہم تمہاری دھونس میں آکر ان معبودوں کو چھوڑ بیٹھیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے آئے؟
- تمہاری عذاب کی ان دھمکیوں سے ڈر کر ہم اپنے بزرگوں کے دین سے دستبردار ہونے والے نہیں ہیں۔ اگر اس جرم میں ہم پر عذاب آنے والا ہے تو وہ عذاب لے آؤ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔
- قومی رسم و رواج کی مخالفت قومِ عاد کے گمان میں سفاہت اور کم عقلی شمار ہوتی تھی (لیکن حقیقت میں حق کے سامنے کلچر، رسوم و رواج، اور خواہشات کی کوئی حیثیت نہیں)

اگر ملک ہاتھوں سے جاتا ہے، جائے
تو احکامِ حق سے نہ کر بے وفائی

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ

قَالَ - انہوں نے کہا

قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ - یقینی ہو گئی ہے تم لوگوں پر

مِّنْ رَّبِّكُمْ - تمہارے رب (کی طرف) سے

رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ - ایک نحوست اور غضب

اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ - کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے کچھ ناموں میں

سَمَّيْتُمُوْهَآ - تم نے نام رکھے جن کے

اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ - تم نے اور تمہارے آباواجداد نے

مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا - نہیں اتاری اللہ نے جس کی

مِنْ سُلْطٰنٍ - کوئی بھی سند

وَقَعَ يَقَعُ ، وُقُوعًا - واقعہ ہونا، یقینی ہونا

مستقبل میں ہونے والے واقعے کو ماضی کے صیغے سے بیان کرنا- اس کے یقینی ہونے کا بیان

رِجْس - ناپاک، گند، گناہ، عذاب

جَادَلَ يُجَادِلُ ، مُجَادَلَةً
جھگڑا کرنا (III)

سَمَّى يُسَمِّي ، تَسْمِيَةً - نام رکھنا (II)

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ۝

فَانْتَظِرُوْٓا - سو تم انتظار کرو

اِنِّیْ مَعَكُمْ - بیشک میں (بھی) تمہارے ساتھ

مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ - انتظار کرنے والوں میں سے ہوں

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ - پھر ہم نے نجات دی ان کو اور انکو جو ان کے ساتھ تھے

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا - اپنی طرف سے رحمت کے ساتھ

وَ قَطَعْنَا -اور ہم نے کاٹ دی

دَابِرَ الَّذِيْنَ -ان لوگوں کی جڑ جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا - جھٹلایا ہماری آیات کو

وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ - اور وہ لوگ نہیں تھے ایمان لانے والے

دُبر پیچھے، پشت

دَابِر متاخر (پیچھے آنے والا)

دَابِرُ الْقَوم قوم کا آخری آدمی

قوم کے آخری آدمی کو مارنا اس کی جڑ کاٹ دینا ہے

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا
نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝71 فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ
قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝72

اس نے کہا " تمہارے رب کی پھٹکار تم پر پڑ گئی اور اس کا غضب ٹوٹ پڑا کیا تم مجھ
سے اُن ناموں پر جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں، جن
کے لیے اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی ہے اچھا تو تم بھی انتظار کرو اور میں بھی
تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں، آخر کار ہم نے اپنی مہربانی سے ہودؑ اور اس کے
ساتھیوں کو بچالیا اور اُن لوگوں کی جڑ کاٹ دی جو ہماری آیات کو جھٹلا چکے تھے اور
ایمان لانے والے نہ تھے

Hud warned them: 'Surely punishment and wrath from your Lord have befallen upon you. Do you dispute with me about mere names that you and your forefathers have concocted and for which Allah has sent down no sanction? Wait, then, and I too am with you among those who wait. Then We delivered Hud and his companions by Our mercy, and We utterly cut off the last remnant of those who called the lie to Our signs and would not believe.

قَالَ قَدۡ وَقَعَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ رِجۡسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوۡنَنِىۡ فِىۡۤ اَسۡمَآءٍ سَمَّيۡتُمُوۡهَاۤ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُكُمۡ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوۡۤا اِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ۝

انکار و تکذیبِ حق کا نتیجہ و انجام، ہلاکت و تباہی

- قومِ ہود نے کسی کو بارش کا، کسی کو ہوا کا، کسی کو دولت کا اور کسی کو بیماری کا رب بنا رکھا تھا (کسی کو مشکل کشا، کسی کو داتا، کسی غریب نواز، کسی کو گنج بخش، کسی کو غوث بنا رکھا تھا)
- اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ یہ محض نام تھے جن کے پیچھے کوئی مسمّٰی نہیں ہے، حقیقت میں مشکل کشائی کرنے والا، لوگوں کی دادرسی کرنے والا (غوث)، لوگوں کو رزق دینے والا داتا، اور غریبوں کو بخشنے والا غریب نواز تو اللہ ہی ہے، بارشیں دینے والا اور روکنے والا بھی وہی ہے، ہوائیں بھیجنے والا، دولت دینے والا، اولاد اور رزق دینے والا بھی وہی ایک ذات ہے — جہالت پہ مبنی دیئے گئے ان ناموں کی کوئی سند نہیں
- اللہ کو چھوڑ کر ان پہ یقین رکھنا اور ان کو پکارنا تو رِجس، پلیدی، گناہ اور اللہ کے غضب کو دعوت دینا ہے
- حضرت ہود (علیہ السلام) نے قوم عاد کو عذاب کے بارے میں دی گئی دھمکیوں پر یقین نہ کرنے کے جواب میں عذاب کے یقینی ہونے کے بارے میں قوم کو مطلع کیا، اگر تم نے میری بات نہ مانی اور ایمان نہ لائے تو اللہ کیطرف سے یہ عذاب ایک ہونی شدنی چیز ہے
- تمہارے انکار کے بعد اب یہ لازم ہو گیا ہے تم اس کے مستحق ہو گئے ہو، بس صرف انتظار باقی رہ گیا ہے۔

☜ عقائد کے حجت اور برہان پر استوار ہونے کی ضرورت (مانزل اللہ بھا من سلطن)- استدلال (reasoning) اور براہین (conclusive proofs) خدا کی جانب سے انسان کے فکر و قلب کے لئے فیض رساں ہیں۔

فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَ الَّذِيۡنَ مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعۡنَا دَابِرَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَ مَا كَانُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ۟

انکار و تکذیبِ حق کا نتیجہ و انجام، ہلاکت و تباہی

- اس آیت کریمہ میں اس اصول کا ذکر جس کے تحت قوموں پر عذاب آتا ہے اس میں تین باتیں ارشاد فرمائیں:

1. اللہ تعالیٰ کسی قوم پر اس وقت تک عذاب نہیں بھیجتے جب تک اس کے اندر قبولیت ایمان کے تمام سوتے خشک نہیں ہو جاتے
2. جب اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرتے ہیں تو اللہ کے رسول اور اس پر ایمان لانے والوں کو وہاں سے ہجرت کا حکم دیتے ہیں اور انھیں اپنی پناہ میں لے کر دشمنوں کی اذیت سے اور عذاب کے اثرات سے محفوظ کر دیتے ہیں
3. عذاب کی صورت میں اللہ تعالیٰ کافر قوم کی جڑ کاٹ کے رکھ دیتے ہیں کیونکہ وہ زمین کا ایک ایسا بگڑا ہوا عنصر بن چکی ہوتی ہے جن کے باقی رہنے سے زمین کی خرابی اور اہل زمین کے بگاڑ میں مزید وسعت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جس طرح کسی ناسور کو جسم میں باقی رکھنا پورے جسم کو فاسد کرنے کا باعث بنتا ہے اسی طرح بگڑی ہوئی قوموں کو باقی رکھنا بھی پوری زمین کی تباہی کا باعث ہوتا ہے۔

- اللہ تعالیٰ نے اسی اصول کے تحت قوم عاد کے انکار اور تکذیب کے نتیجے میں انہیں نسیاً منسیا کر دیا اور ان کا نام و نشان تک مٹا ڈالا، عاد کا صرف وہ حصہ باقی رہا جو حضرت ہود کا پیرو تھا۔ انھی بقایائے عاد کو عادِ ثانیہ کہا جاتا ہے
- اہل عرب کی تاریخی روایات سے بھی ثابت ہے، اور موجودہ اثری اکتشافات (Archeological evidences) بھی اس پر شہادت دیتے ہیں کہ عاد اولیٰ بالکل تباہ ہو گئے اور ان کی یادگاریں تک دنیا سے مٹ گئیں۔ چنانچہ مورخین عرب انھیں عرب کی امم بائدہ (معدوم اقوام) میں شمار کرتے ہیں۔

فَأَنجَيْنَٰهُ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا ۖ وَمَا كَانُوا۟ مُؤْمِنِينَ ﴿٧٢﴾

انکار و تکذیبِ حق کا نتیجہ و انجام، ہلاکت و تباہی

- قومِ عاد پر یہ عذاب ایک حد سے گزر جانے والی تند و تیز ہوا کی صورت میں آیا جسے قرآن پاک میں "رِيحٍ صَرْصَرٍ" تند ہوا "رِّيحَ الْعَقِيمَ" بانجھ یعنی بے برکت ہوا اور " رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ" ہوا کہ جس میں دردناک عذاب تھا سے تعبیر کیا گیا ہے
- یہ سات راتیں اور آٹھ دن ان پر مسلط رہی اور انھیں کھجور کے گرے ہوئے تنوں کی طرح پچھاڑ کر رکھ دیا یہ جس چیز کی طرف رخ کرتی اسے گلی سڑی ہڈی کی طرح بے جان کرکے رکھ دیتی تھی الغرض قوم عاد کے گھروں کے سوا کچھ باقی نہ بچا۔
- أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ - تم نے دیکھا نہیں تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ 89:6
- أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ۔ سنو! عاد نے اپنے رب سے کفر کیا، سنو! دور پھینک دیے گئے عاد، ہودؑ کی قوم کے لوگ - 11:60
- وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ - اور عاد ایک بڑی شدید طوفانی آندھی سے تباہ کر دیے گئے - 69:6
- كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ - عاد نے جھٹلایا، تو دیکھ لو کہ کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات - 54:18

آیات 65 - 72

رکوع 9

- حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت اور قوم ہود کی ہلاکت کا تذکرہ
- اس تاریخی سلسلہ استشہاد کا تسلسل کہ جو قومیں فساد فی الارض کی مرتکب ہوتی اور اپنے رسول کی دعوت اصلاح کی تکذیب کر دیتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو صفحۂ ارض سے مٹا دیتا ہے
- قریش کو دعوت بھی اور عبرت بھی کہ تمہارے لیے اس میں بصیرت کا بہت سامان ہے اس لیے کہ تم بھی اسی نکار اور تکذیب کے رساتے پہ حامزن ہو جس پر قوم ہود چل کر نیست و نابود ہو چکی ہے
- حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں توحید کی دعوت دی لیکن ان کی قوم کے سرداروں نے بے وقوف اور جھوٹا قرار دیا، توحید کی دعوت کو مسترد کیا، اور آباء پرستی چھوڑنے سے انکار کیا
- حضرت ہود علیہ السلام اور ایمان لانے والوں کو بچالیا گیا اور ان کی قوم کو ہلاک کر دیا گیا

اضافی مواد

Reference Material

عرب اقوام

عرب : لفظ عرب "عربه" سے نکلا ہے جس کے معنی صحرا یا کھلا علاقہ اور یوں یہ لفظ پھر صحرا نشین یا بادیہ نشین کے لئے استعمال ہونے لگا

- المحیط (لغت) کے مطابق اعراب کے معنی صحرا میں رہنے والے
- قرآن کے نزول کے وقت لفظ "عرب" کا اطلاق نسبتاً شہروں میں رہنے والے لوگوں پر (جیسے مکہ اور مدینے میں رہنے والے افراد پر) اور لفظ "اعراب" کا اطلاق شہر سے باہر کھلے علاقے یا صحرا میں رہنے والے افراد پر
- جغرافیہ دانوں کے مطابق لفظ "عرب" اصل میں "غرب" تھا
- طوفانِ نوح کی بعد نسلِ انسانی حضرت نوحؑ کے تین بیٹوں سے چلی۔ نوح علیہ السلام کے بیٹے حضرت سام موجودہ عراق (Mesopotamia) میں دریائے فرات کے آس پاس آباد ہوئے اور ان کی نسلیں یہیں سے جزیرۃ العرب میں پھیلیں جو سامی النسل (Semitic nations) کہلاتی ہیں
- لفظ "غرب" کا اطلاق سام بن نوحؑ کی اولادوں میں سے ان لوگوں پر ہوتا تھا جو دریائے فرات (Euphrates river) کے مغرب کی طرف آباد تھے، امتداد زمانہ کے ساتھ "غرب" کے غ کا نقطہ حذف ہو گیا اور یہ "عرب" بن گیا
- علمائے لغت کے مطابق لفظ عرب "یعرب" سے نکلا ہے، یعرب بن قحطان جو ایک مشہور عرب بادشاہ تھا جس نے یمن اور آس پاس کے علاقوں پر ایک مضبوط حکومت قائم کی اور عربی بولنے والا پہلا شخص سمجھا جاتا ہے

عرب اقوام

عرب بائدہ (The Extinct Arabs): وہ ابتدائی عرب اقوام جو معدوم ہو گئیں، یہ ما قبل تاریخ کے لوگ ہیں جو سرزمین عرب میں رہے اور پھر ختم ہو گئے ، ان لوگوں نے عراق سے لے کر شام اور مصر تک سلطنتیں قائم کرلی تھیں، بابل اور اشور کی سلطنتوں اور قدیم تمدن کے بانی یہی لوگ تھے۔ ان میں : قوم عاد، قوم ثمود، طسم، جدیث، املاق، عمالقہ، اُمیم، عبیل، وبار شامل ہیں

عرب عاربہ (The Pure Arabs): عرب عاربہ ہی اصل عرب مانے جاتے ہیں۔ ان کی نسل یعرُب بن یشجب بن قحطان (ہودؑ کی اولاد میں سے) اسی وجہ سے عرب عاربہ ، بنو قحطان کہلائے، یہ لوگ قدیم عرب (عاد ثمود وغیرہ) کی تباہی کے بعد جزیرۃالعرب میں آباد ہوئے۔ ان کے ۷۰ سے زائد قبیلوں کا ذکر ملتا ہے - حمیر، کہلان، ہمدان، جذام، اوس، خزرج، انمار، خزاعۃ، ثمالہ، بنو عاملہ، جرہم ..... ان کے مشہور قبیلے ہیں ، ان میں سے دو قبیلوں نے بڑی شہرت حاصل کی۔ ایک حمیر بن سبأ، دوسرے کہلان بن سبأ۔ سبأ کی باقی اولاد جو گیارہ یا چودہ تھے ان کا کوئی قبیلہ نہ بن سکا۔ وہ سبائی ہی کہلاتے ہیں۔

عرب مستعربہ (The Arabized Arabs) - وہ لوگ جو عرب علاقوں میں آ کر آباد ہوئے ، عربی زبان بولنے لگے اور عرب بود و باش اختیار کرلی، بعض مورخین بنو اسماعیل کو اسی گروہ میں شمار کرتے ہیں، انہیں عدنانی عرب بھی کہا جاتا ہے